رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

خطبہ نمبر

ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۔ قیمت سالانہ بیرون ہند

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۴ شوال ۱۳۵۵ھ | یوم جمعہ | مطابق ۸ جنوری ۱۹۳۷ء | نمبر ۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ جنوری ۔ آج صبح ساڑھے دس بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے ۔ حضور کے ہمراہ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور شیخ یوسف علی صاحب ہیں ۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا :۔

اڑھائی بجے بعد دوپہر بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی ۔ کہ حضور بخیریت پہونچ گئے ہیں :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو زکام کھانسی اور بخار کی تکلیف بدستور ہے :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حُکْمُ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِیْفَۃِ اللّٰہِ السُّلْطَانِ یُؤْتٰی لَہُ الْمُلْکُ الْعَظِیْمُ وَتُفْتَحُ عَلٰی یَدِہِ الْخَزَائِنُ

خدائے رحمان کا حکم ہے اس کے خلیفہ کیلئے جسکی بادشاہت آسمانی ہے کہ اس کو ملک عظیم دیا جائے گا اور خزائن اس کے لئے کھولے جائیں گے

"اے تمام لوگو! سن رکھو ۔ کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا ۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا ۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا ۔ وہ دن آتے ہیں ۔ بلکہ قریب ہیں ۔ کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا ۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا ۔" (تذکرۃ الشہادتین)

"مجھے اللہ جل شانہ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے ۔ کہ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا ۔ اور مجھے اس نے فرمایا ۔ کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا ۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" (برکات الدعا صفحہ)

"مجھے ایک دفعہ عالم رویاء میں ایک جماعت دکھلائی گئی ۔ جو مخلص مومنوں اور عادل بادشاہوں پر مشتمل تھی ۔ ان بادشاہوں میں سے بعض تو اسی ملک کے تھے ۔ اور بعض عرب ۔ فارس ۔ بلاد شام اور ارض روم کے بادشاہ تھے ۔ اور بعض ایسے بلاد کے بادشاہ تھے جنکو میں نہیں جانتا ۔ پھر مجھے اللہ تعالے کی طرف سے بتلایا گیا کہ یہ وہ بادشاہ ہیں ۔ جو تیری تصدیق کریں گے تجھ پر ایمان لائیں گے تجھ پر درود بھیجیں گے اور تیرے لئے دعائیں کریں گے"

قادیان کے ووٹران اسمبلی کو ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے انتخاب کے واسطے گورنمنٹ کی طرف سے پروگرام مقرر ہو گیا ہے۔ قادیان میں ۲۶۔ ۲۷ اور ۲۸ جنوری ۱۹۳۷ء کو مقامی ووٹروں کا پولنگ ہوگا۔ یعنی ۲۶ جنوری کو قادیان کی مستورات کا پولنگ ہوگا۔ اور ۲۷ اور ۲۸ تاریخوں کو قادیان کے مرد ووٹروں کا پولنگ ہوگا پس جن دوستوں اور بہنوں کا ووٹ قادیان میں درج ہے۔ اور وہ اس وقت قادیان سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ مندرجہ بالا تاریخوں پر ضرور قادیان پہونچ جائیں۔ تا کہ وقت مقررہ پر اپنا ووٹ دے سکیں۔ یہ ایک نہایت ضروری معاملہ ہے جس کے واسطے بہنوں اور بھائیوں کو خاص طور پر وقت نکال کر قادیان پہونچنا چاہیئے۔ جو ووٹر اس وقت قادیان میں مقیم ہیں۔ انہیں بھی مندرجہ بالا تاریخیں نوٹ کر لینی چاہئیں۔ تا کہ وہ ان تاریخوں پر قادیان سے باہر نہ جائیں۔ اگر کسی دوست کو یہ علم نہ ہو۔ کہ قادیان میں اس کی ووٹ درج ہے یا نہیں۔ تو وہ میرے دفتر میں تشریف لا کر یا خط لکھ کر دریافت فرمالیں ؛

خاکسار: میرزا بشیر احمد قائم مقام ناظر اعلےٰ قادیان

سمندر مشرق و مغرب کے ہونے کو ہیں طوفانی

سبق لیتی ہیں برسوں تربیت گاہ حوادث میں
ہے جن قوموں کی قسمت میں جہانگیری جہانبانی

نہیں موقوف براہیم ہی پر ہو یقیں کامل
تو کر سکتے ہیں شعلے آگ کے اب بھی گل افشانی

زمانے کی طرح ہیں مختلف دورِ نبوت بھی
کبھی فقر و مسیحائی۔ کبھی ملک و سلیمانی

کسی کو ہد یا کافر کسی کو قتل کر ڈالا
مسلمانوں میں اب لے دے کے ہے آئی مسلمانی

خدا والوں کو شیطانوں کی ذریت سے کیا خطرہ
اذیت پائیگا کیا آگ کے طوفان سے پانی

مقامِ اصطفا کو کچھ سمجھتے ہیں جنوں والے
خرد کے مدعی سمجھینگے کیا یہ رازِ عرفانی

نہ جب تک احمدِ ہندی سے درسِ معرفت لینگے
بچینگے دستبرد عہد سے ترکی نہ ایرانی

کسی کشتی کا ساماں کر لو اے خفتہ مسلمانو
سمندر مشرق و مغرب کے ہونے کو ہیں طوفانی

صف آرا ہوں باذن اللہ جب بیدست و پا مسلم
نہ توپیں کام دیتی ہیں نہ دشمن کی فراوانی

نبوت پا گیا اک امتی تو کیا تعجب ہے
یونہی منظور تھی حق کو اک امت کی نگہبانی

پلٹتا ہے خدا تسنیم جب قوموں کی قسمت کو
الٹ دیتا ہے شہروں کی صفوں کو اک بیابانی

میر اللہ بخش تسنیم

ایک اور مجاہد تحریک جدید کی روانگی بیرون ہند

مولوی عبد الغفور صاحب جالندھری مولوی فاضل برادر خورد مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ اسلام کیلئے ۹ جنوری ۱۹۳۷ء کو قادیان سے ساڑھے تین بجے کی گاڑی سے روانہ ہوں گے۔ اور اسی شب امرت سر سے بذریعہ ہوڑہ ایکسپریس کلکتہ روانہ ہو جائیں گے۔ ہوڑہ ایکسپریس کلکتہ پہونچے گی : امید ہے۔ کہ راستہ میں احباب جماعت مناسب خیر مقدم کر کے دعاؤں کے ساتھ مجاہد بھائی کی حوصلہ افزائی کریں گے ؛

سیکرٹری مشن ہائے بیرون ہند تحریک جدید۔ قادیان

نمائندہ "الفضل" کی تحریک پر اخبار جاری کرانیوالے

احباب کو اطلاع

مولوی ظہور الحسن صاحب نمائندہ الفضل کی تحریک پر جن احباب نے اخبار الفضل اپنے نام جاری کرایا۔ لیکن قیمت تاحال ادا نہیں فرمائی۔ یا ان کی ادا کردہ رقم ختم ہو چکی ہے۔ ان کو چونکہ مولوی صاحب بذریعہ خط فرداً فرداً اطلاع دے رہے ہیں۔ اس لئے ان کی فہرست شائع کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ البتہ ان سے یہ گزارش کی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی مرسلہ وی۔ پی ضرور وصول فرمالیں۔ تا کہ ان پر جو اعتماد کرتے ہوئے پرچہ جاری رکھا گیا ہے۔ اسے ضعف نہ پہونچے۔ اور الفضل کو نقصان نہ اٹھانا پڑے ؛

منیجر

میری پیاری بہنو!

تندرستی بکتی ہے کیا آپ خریدینگی؟

جہاں تک میری معلومات ہیں میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ فی زمانہ نوے فی صدی میری بہنیں طرح طرح کے امراض میں مبتلا نظر آتی ہیں اور یہ دیکھکر مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے۔ کہ بڑے بڑے حکیموں اور ڈاکٹروں سے علاج کرانے پر بھی انہیں کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مرد عورتوں کے امراض کا تسلی بخش علاج نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں آپ کو ہمدردانہ مشورہ دیتی ہوں۔ کہ آپ میری خاندانی مجرب دوا سے فائدہ اٹھائیں۔ جو نہایت تسلی بخش اور سو فیصدی مفید بارہا کی تجربہ شدہ ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس کی بدولت صحت جیسی دولت سے مالا مال ہو کر اولاد جیسی دنیوی نعمت حاصل کر چکی ہیں۔

اگر آپ کو مرض سیلان الرحم ہے۔ یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ ماہواری ٹھیک نہیں رک رک کر آتے ہیں۔ ماہواری درد سے آتے ہیں یا بالکل بند ہیں قبض رہتی ہے۔ سر درد کمر درد کام کاج کرنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ سانس پھول جاتا ہے۔ کمی خون کیوجہ سے رنگ زرد بھوک کم لگتی ہے۔ پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے۔ دن بدن کمزوری ہوتی جاتی ہے۔ اگر اولاد نہیں ہوتی تو میں آپکو یقین دلاتی ہوں۔ کہ میری دوا ایام راحت آپکو تمام تکالیف سے نجات دیگی۔ قیمت مکمل خوراک ایک ماہ کیلئے دو روپیہ محصولڈاک ۶ ؍ نوٹ میری دوا قادیان میں مولوی محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہے۔ ایچ نجم النسا بیگم مالک دواخانہ ہمدرد نسواں معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ۔ لاہور

26

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ شوال ۱۳۵۵ھ

خطبہ جمعہ[1]

نئے سال کا پیغام جماعت احمدیہ کے نام

ہمارے لئے ملکوں اور حکومتوں کا فتح کرنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ صحابہ کرامؓ کیلئے تھا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ یکم جنوری ۱۹۳۷ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مجھے پرسوں سے نزلہ اور کھانسی اور بخار کی شکایت ہے۔ اس وجہ سے مَیں اونچی آواز سے بول نہیں سکتا۔ اور دوسرے دوستوں کے ذریعہ سے اپنی آواز پہنچانے پر مجبور ہوں۔

آج کا جمعہ نئے سال کا پہلا جمعہ ہے۔ اور پہلا دن بھی ہے۔ پس ہمیں اس جمعہ میں آئندہ کے لئے ایسے ارادے قائم کرنے چاہئیں۔ جو اس نئے سال میں ہمارے لئے چستی اور محنت کا سامان پیدا کرتے رہیں۔ بہت سے انسان اس لئے نیک کاموں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کہ اُن کے سامنے کوئی مقصود نہیں ہوتا۔ اور وُہ نہیں جانتے۔ کہ اپنے فارغ اور زائد وقت کو کہاں صرف کریں۔ اور اس وجہ سے جب کبھی اُن کو فارغ وقت ملتا ہے۔ وُہ اُسے سستی میں ضائع کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے لئے نیک ارادوں کی ایک فہرست بنالے۔ اور اُسے اپنے ذہن میں رکھے۔ تو اسے فارغ اوقات میں اُن ارادوں کو پورا کرنے کی طرف تحریک ہوتی رہتی ہے۔ اور وُہ بہت سے ایسے کام کر لیتا ہے۔ جن سے اُس کا دوسرا بھائی جس نے پہلے سے اپنے لئے کوئی مقصود قرار دیا ہُوا نہیں ہوتا۔ محروم رہ جاتا ہے۔

پس مَیں آج کے دن تمام دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وُہ اپنے دلوں میں یہ پختہ عہد کر لیں۔ کہ احمدیت کی طرف سے جو اُن کے سامنے مطالبہ پیش کیا گیا ہے۔ وُہ اُسے اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں گے اور اپنی زندگی کو اُس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے۔

[1] یہ وُہ خطبۂ جمعہ ہے۔ جس کا ایک ایک فقرہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بوجہ علالت اور نقاہت آہستہ آہستہ فرمایا اور چند اصحاب تمام مجمع تک پہونچانے کے لئے ان فقرات کو باآوازِ بلند دوہراتے گئے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ احمدیت کسی انجمن یا سوسائٹی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ وُہ اسلام کا دوسرا نام ہے۔ اور اسلام ایک وسیع تعلیم کے مجموعہ کا نام ہے۔ جو مذہب کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ اور اخلاق کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ اور تمدن کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ اور سیاست کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ اور معاملاتِ باہمی کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ اور اقتصادیات کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ اور نفسیات کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ اور انسانی دماغ کے رجحانات کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے اور انسانی جذبات کے اتار چڑھاؤ کے متعلق بھی ہدائتیں دیتی ہے۔ غرض آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کوئی بات ایسی نہیں۔ جس کے متعلق اسلام کوئی نہ کوئی ہدائت نہ دیتا ہو۔ پھر جو شخص احمدیت کو قبول کر کے اس امر پر خوش ہو جاتا ہے۔ کہ میں وفاتِ مسیح کا قائل ہو گیا ہوں یا آنے والے مسیح پر ایمان لے آیا ہوں۔ یا میں نمازیں باقاعدہ پڑھنے لگا ہوں۔ یا میں روزے باقاعدہ رکھتا ہوں۔ یا میں زکوٰۃ دیتا ہوں۔ یا میں حج اگر مجھے توفیق ہے۔ تو بجا لا چکا ہوں۔ اور یہ خیال کرتا ہے۔ کہ گویا اس نے احمدیت پر عمل کر لیا۔ تو اس کی مثال بالکل ایسی ہے۔ جیسے کوئی شخص سمندر میں سے پانی کا ایک گلاس نکال لے۔ اور خیال کرے کہ سمندر میرے قبضہ میں آگیا ہے۔ اگر صرف یہی پانچ سات مسائل اسلام کہلاتے ہیں۔ تو اتنے بڑے قرآن کے نازل کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ یہ باتیں تو دو تین رکوع میں آسکتی تھیں۔ پس جو شخص ان چند احکام پر قانع ہو جاتا ہے۔ وُہ ان لوگوں میں سے ہے۔ جن کی نسبت قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ کیا تم کچھ حصہ قرآن پر ایمان لاتے۔ اور کچھ حصہ کا انکار کرتے ہو۔ آخر وُہ وسیع تعلیمیں جو اللہ تعالےٰ نے توحید کے باریک مسائل کے متعلق قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں۔ یا محبتِ الٰہی اور توکل کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ یا وُہ تفصیلات جو اس نے اخلاق کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ یا تمدن یا سیاست یا اقتصادیات یا معاملات کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ ان پر کون عمل کرے گا۔ کیا قرآن کریم کے یہ حصے بیکار پڑے رہیں گے؟ کیا ان کی طرف توجہ کرنے والے مسلمانوں سے باہر کوئی اور لوگ ہوں گے؟ پس جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ وُہ قرآنِ کریم کے تمام مطالب اور اس کی تمام تعلیمات کو زندہ کرے۔ خواہ وُہ مذہب اور عقیدہ کے متعلق ہوں۔ یا اخلاق کے متعلق ہوں۔ یا اصولِ تمدن اور

سیاسیات کے متعلق ہوں ۔ یا اقتصادیات اور معاملات کے متعلق ہوں ۔ کیونکہ دُنیا ان سارے اُمور کے لئے پیاسی ہے ۔ اور بغیر اس معرفت کے پانی کے وُہ زندہ نہیں رہ سکتی ۔ خُدا نے اسی موت کو دیکھ کر اپنا مامُور بھیجا ہے ۔ اور وُہ امید رکھتا ہے ۔ کہ اس مامور کی جماعت زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی تعلیم کو قائم کرے گی اور جس حد تک اُسے عمل کرنے کا موقعہ ہے ۔ وُہ خود عمل کرے گی ۔ اور جن امور پر اُسے ابھی قبضہ اور تصرف حاصل نہیں ۔ اُن کو اپنے اختیار میں لانے کی سعی اور کوشش کرے گی ؛

یاد رکھو ۔ کہ سیاسیات اور اقتصادیات اور تمدّنی اُمور حکومت کے ساتھ وابستہ ہیں ۔ پس جب تک ہم اپنے نظام کو مضبُوط نہ کریں ۔ اور تبلیغ اور تعلیم کے ذریعہ سے حکومتوں پر قبضہ کرنے کی کوشش نہ کریں ۔ ہم اسلام کی ساری تعلیموں کو جاری نہیں کر سکتے ۔ پس اس پر خوش مت ہو ۔ کہ تلوار سے جہاد آج کل جائز نہیں ۔ یا یہ کہ دینی لڑائیاں بند کر دی گئی ہیں ۔ لڑائیاں بند نہیں کی گئیں ۔ لڑائی کا طریقہ بدلا گیا ہے ۔ اور شائد موجودہ طریقہ پہلے طریق سے زیادہ مشکل ہے ۔ کیونکہ تلوار سے ملک کا فتح کرنا آسان ہے ۔ لیکن دلیل سے دل کا فتح کرنا مشکل ہے ؛

پس یہ مت خیال کرو ۔ کہ ہمارے لئے حکومتوں ۔ اور ملکوں کا فتح کرنا بند کر دیا گیا ہے ۔ بلکہ ہمارے لئے بھی حکومتوں اور ملکوں کا فتح کرنا ایسا ہی ضروری ہے ۔ جیسا کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضؓ کے لئے ضروری تھا ۔ صرف فرق ذریعے کا ہے ۔ وُہ لوہے کی تلوار سے یہ کام کرتے تھے ۔ اور ہمیں دلائل کی تلوار سے یہ کام کرنا ہوگا ؛

پس آرام سے مت بیٹھو ۔ کہ تمہاری منزل بہت دُور ہے ۔ اور تمہارا کام بہُت مشکل ہے ۔ اور تمہاری ذِمّہ واریاں بہُت بھاری ہیں ۔ تم ایک خطرناک صورتِ حالات میں سے گزُر رہے ہو ۔ کہ باوجود تمہاری کمزوری کے خُدا تعالےٰ نے تم پر وُہ بوجھ لادا ہے کہ جس کے اٹھانے سے زمین اور آسمان بھی کانپتے ہیں ۔ دُنیا کی حکومتیں صرف ایک ایک قوم سے لڑائی کے موقعہ پر خائف ہو جاتی ہیں ۔ اور انجام سے ڈرتی ہیں لیکن آپ لوگوں کو خدا تعالےٰ کا حکم ہے ۔ کہ قرآن کی تلوار لے کر دُنیا کی تمام حکومتوں پر ایک ہی وقت میں حملہ کر دیں ۔ اور یا اس میدان میں جان دے دیں ۔ یا اُن مُلکوں کو خدا اور اس کے رسُول کے لئے فتح کریں ۔ پس چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف مت دیکھو ۔ اور اپنے مقصُود کو اپنی نظروں کے سامنے رکھو ۔ اور ہر احمدی خواہ کسی شعبۂ زندگی میں اپنے آپ کو مشغول پاتا ہو ۔ اس کو اپنی کوششوں اور سعیوں کا مرجع صرف ایک ہی نقطہ رکھنا چاہیئے ۔ کہ اس نے دُنیا کو اسلام کے لئے فتح کرنا ہے ۔ ہمارا ایک تاجر اپنی تجارت کے تمام کاموں میں اسی امر کو مدّنظر رکھے ۔ اور ایک صنّاع بھی اپنے تمام کاموں میں اسی امر کو مدّنظر رکھے ۔ اور ایک معلّم بھی اپنی تعلیم میں اسی امر کو مدّنظر رکھے ۔ اور ایک قاضی بھی اپنے فیصلوں میں اسی امر کو مدّنظر رکھے ۔ غرض جس جس کام میں کوئی احمدی مشغول ہو وُہ یہ یاد رکھے ۔ کہ اس کے کام کا آخری نتیجہ اسی صُورت میں ظاہر ہو ۔ کہ دُنیا ۔ خُدا ۔ اور اس کے رسُول کے لئے فتح کر لی جائے ۔ اگر ہمارے تمام دوست اس مقصُود کو اپنے سامنے رکھیں ۔ تو اُن کو ذہنی طور پر اتنی بلندی حاصل ہو ۔ کہ جو دُنیا

میں کسی قوم کو حاصل نہیں ہوئی۔ آج تو ان کی مثال ایک کنوئیں کے مینڈک کی سی ہے۔ کہ ایک نہائت چھوٹی سی منزلِ مقصود ان کے سامنے ہے۔ اور وہ اتنا بھی تو نہیں جانتے۔ کہ خدا تعالےٰ نے کیا کام ان کے سپرد کیا ہے حالانکہ کام کرنے سے پہلے خود کام کی مقدار کا جاننا ضروری ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں شروع میں کہہ چکا ہوں۔ ان میں سے بعض چندہ دیتے اور خوش ہو جاتے ہیں۔ اور بعض نمازیں پڑھتے اور خوش ہو جاتے ہیں۔ اور بعض روزے رکھتے اور خوش ہو جاتے ہیں۔ اور وہ نہیں جانتے کہ یہ تعلیمیں تو اسلامی تعلیم کے سمندر کا ایک قطرہ ہیں پس چاہیئے کہ ہمارے دوست سلسلہ کے قیام کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور اسلام کی وسیع تعلیم کو اپنے سامنے رکھیں اور دنیا میں جس قدر خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور صرف ایک محدود خیال کے اندر اپنے آپ کو مقید نہ کریں۔ قرآن شریف میں بھی آتا ہے۔ اور حدیث میں بھی آتا ہے۔ کہ مومن کا ادنےٰ بدلہ آسمان اور زمین ہوں گے۔ اب سوچو تو سہی کہ آسمان اور زمین مومن کو مل کیونکر سکتے ہیں۔ جب تک اس کے اعمال آسمان اور زمین پر پورے طور پر حاوی نہ ہوں۔ در حقیقت قرآن کریم اور حدیث کا یہی منشاء ہے۔ کہ مومن کے خیالات اور اس کے اعمال آسمان اور زمین کی تمام باتوں پر حاوی ہوتے ہیں۔ اور چونکہ وہ آسمان اور زمین کی تمام چیزوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے انعام میں اس کو آسمان اور زمین بخش دیتا ہے۔ ورنہ جو شخص زمین کی ایک بالشت کی اصلاح میں لگا رہے۔ اس کو حق ہی کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ آسمان اور زمین اسے بخش دیئے جائیں۔ وہ تو اس بالشت بھر زمین کا ہی حقدار ہو سکتا ہے پس اگر تم چاہتے ہو۔ کہ کامل مومن تصور کئے جاؤ۔ اور خدا تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق زمین اور آسمان تمہیں انعام کے طور پر بخش دیئے جائیں۔ تو زمین اور آسمان کی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔ اور اس کا کوئی گوشہ باقی نہ رہے۔ جس کی اصلاح کا ارادہ یا جس کی اصلاح کے لئے کوشش تمہاری نیتوں اور کوششوں سے باہر ہو۔ ہاں میں یہ مانتا ہوں۔ کہ بعض انسانوں کے لئے باوجود کوشش کے بعض کاموں کا پورا کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ لیکن ارادہ کرنا تو ناممکن نہیں ہوتا۔ پس عمل بے شک کلی طور پر آپ کے اختیار میں نہیں لیکن ارادہ تو کلی طور پر خدا تعالےٰ نے آپ کے اختیار میں رکھا ہے۔

پس پہلے اس چیز کو کریں۔ جو خدا تعالےٰ نے آپ کے اختیار میں رکھی ہے۔ پھر امید رکھیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس چیز کا بھی اختیار آپ کو دے دے گا۔ جو اس نے اپنے قبضہ میں رکھی ہوئی تھی۔ کیونکہ جب خادم ایک کام کر لیتا ہے۔ تو آقا اُسے دوسرا کام سپرد کر دیتا ہے۔ پس ارادہ جو آپ کے اختیار میں ہے۔ آپ اس کی اصلاح کریں۔ پھر خدا تعالےٰ عمل کو جو آپ کے اختیار میں نہیں ہے۔ خود درست کر دے گا۔ اور اس کو بجا لانے کی آپ کو طاقت دے گا۔

میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہماری جماعت کے اذہان میں روشنی پیدا کرے۔ اور وہ محدودیت اور تحدید جو اس وقت بہت سے لوگوں کے ذہنوں پر طاری ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی اصلاح فرمائے۔ اور اسلام کی تعلیم کی وسعت کے سمجھنے کی انہیں توفیق بخشے۔ اور جس طرح خدا کی قدرت نے انہیں اس زمانہ کا روحانی بادشاہ بنایا ہے۔ وہ خود بھی اپنی بادشاہت کو محسوس کرتے ہوئے روحانی عالم کے تمام محکموں کے سمجھنے اور ان کو درست رکھنے کی کوشش کریں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر

اصلاحِ اعمال کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

از نظارت تعلیم و تربیت

۱

خلوت وجلوت اور سکوت وگفتگو کے متعلق ہدایت

۱ - عن عمران بن حطان قال اتیت اباذر فوجدتہ فی المسجد محتبیاً بکساءٍ اسود وحدہٗ فقلت یا اباذر ما ھٰذہ الوحدۃ فقال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول الوحدۃ خیر من جلیس السوء والجلیس الصالح خیر من الوحدۃ واملاء الخیر خیر من السکوت والسکوت خیر من املاء الشر -

ترجمہ: عمران بن حطان سے روایت ہے - کہ میں حضرت اباذرؓ کے پاس آیا - میں نے آپ کو دیکھا - کہ آپ تنہا ایک سیاہ چادر اوڑھے مسجد میں بیٹھے ہیں - میں نے عرض کیا - آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں - انہوں نے فرمایا - میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے - آپ فرمایا کرتے تھے - کہ تنہائی بُرے رفیق سے اچھی ہے - اور اچھا رفیق تنہائی سے اچھا ہے - اور اچھی تحریک کرنا خاموشی سے اچھا ہے اور خاموشی بُری تحریک کرنے سے اچھی ہے ؛

ہماری جماعت کے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وُہ اس حدیث کو خصوصیت سے اپنے مدنظر رکھیں - اور بُری صحبت سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں - حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی کشتی نوح میں فرماتے ہیں - جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بُرا اثر ڈالتا ہے - وُہ میری جماعت میں سے نہیں ؛

بچّہ اور جھوٹ

۲ - عن عبد اللہ بن عامرؓ قال دعتنی امی یوماً و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قاعد فی بیتنا فقالت ھا تعال اعطیك فقال لھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما اردت ان تعطیہٗ قالت اردت ان اعطیہٗ تمراً فقال لھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما انك لو لم تعطیہ شیئاً کتبت علیك کذبۃ (ابوداؤد)

ترجمہ - عبد اللہ بن عامر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا - کہ ایک روز مجھ کو میری والدہ نے بُلایا - کہ آؤ - میں تم کو کچھ دُوں گی - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف رکھتے تھے - آپ نے یہ سُن کر میری والدہ صاحبہ سے دریافت کیا - کہ اس کو کیا دو گی - انہوں نے عرض کیا - میں اس کو کھجور دُوں گی - رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اگر تم اس کو کچھ نہ دیتیں - تو تمہارے نامۂ اعمال میں یہ تمہارا جھوٹ لکھا جاتا -

پنجاب میں ہنسی مذاق کے طور پر جھوٹ بولنے میں عام طور پر کوئی قباحت محسوس نہیں کی جاتی - تربیت اطفال کی ذمہ وار ماؤں کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے ؛

غیبت کیا ہے

۳ - عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ و رسولہٗ اعلم قال ذکرك اخاك بما یکرہ قیل افرائیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہٗ فان لم یکن فیہ ما تقول فقد بھتہٗ (المسلم)

ترجمہ - حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے - رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - جانتے ہو - غیبت کیا ہے لوگوں نے کہا - اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں - آپ نے فرمایا - غیبت اسے کہتے ہیں کہ تو پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کی کسی ایسی بات کا ذکر کرے جس کے ذکر کو وُہ ناپسند کرتا ہو - کسی نے عرض کیا - اگر جو بات میں کہوں - وُہ واقعہ میں میرے بھائی میں پائی جاتی ہو - تو کیا ارشاد ہے - آپ نے فرمایا - یہی تو غیبت ہے کہ تم اپنے بھائی کے متعلق وُہ بات کہو - جو واقعہ میں اس میں پائی جاتی ہے - اگر تم وُہ بات کہتے ہو - جو اس میں نہیں پائی جاتی - تو یہ بہتان ہے ؛

فی زمانہ غیبت عورتوں اور مردوں میں بکثرت پائی جاتی ہے - حالانکہ قرآن پاک اس کے متعلق فرماتا ہے کہ ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً کہ غیبت کرنا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے -

جنت اور دوزخ

۴ - عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس الجنۃ تقوی اللہ و حسن الخلق اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس النار الاجوفان الفم والفرج - (ترمذی)

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے - کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کیا تم جانتے ہو - لوگوں کو جنت میں داخل کرنے کا باعث سب سے زیادہ کیا چیز ہوگی - پھر آپ نے خود ہی فرمایا - کہ اللہ تعالےٰ کا تقویٰ - اور اعلیٰ اخلاق - پھر فرمایا - جانتے ہو جہنم میں لوگوں کو داخل کرنے کا باعث کیا چیز ہوگی - مُونہہ اور شرمگاہ ؛

والدین کو گالی

۵ - عن عبد اللہ بن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ صلے اللہ علیك وسلم ھل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ و یسب امہ فیسب امہ (البخاری والمسلم)

ترجمہ - حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے - صحابہ نے عرض کیا حضور کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوسکتا ہے - جو اپنے ماں باپ کو گالی دے آپ نے فرمایا - ہاں - دوسرے شخص کے باپ کو جب ایک شخص گالی دیتا ہے اور وُہ جواباً اس کے باپ کو گالیاں دیتا ہے - تو گویا یہ خود اپنے باپ کو گالیاں دینے والا ہوا - اسی طرح جب یہ دُوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے - اور وُہ جواباً گالی دینے والے کی ماں کو بُرا بھلا کہتا ہے - تو گویا یہ اپنی ماں کو خود گالی دینے والا ہوا - ہر ایک احمدی ماں باپ کو اس بات کی احتیاط کرنی چاہیئے - کہ کوئی لفظ از قسم گالی گلوچ ان کی زبان پر نہ آنے پائے تاکہ ان کی اولاد اس معیوب عادت سے محفوظ رہے ؛

ہندو دھرم کے مایۂ ناز مسئلہ تناسخ کا ابطال

ہندوؤں اور آریوں کے عقیدہ تناسخ کی رو سے انہیں اپنے گناہوں کی پاداش میں سؤر۔ کتا اور بندر وغیرہ جونوں میں جانا پڑتا ہے۔ اور ہر دکھ یا سکھ انسان کے پچھلے جنم کے اعمال کے نتیجہ میں اسے پہنچتا ہے۔ قالبوں کی اس تبدیلی کا نام ان کی اصطلاح میں تناسخ یا اواگون ہے۔ ہمارے نزدیک گناہ کی بیشک سزا ہے۔ لیکن مسئلہ تناسخ باطل اور مذہب اور عقل کے صریح خلاف ہے۔ چنانچہ ہم ذیل میں عقلی دلائل سے اس عقیدہ کا بطلان ثابت کرتے ہیں۔

(۱) ویدک دھرم ایشور۔ روح اور مادہ (ذرات عالم) کو ازلی اور غیر مخلوق مانتا ہے ایشور ایک ہے۔ روح اور مادہ بکثرت لیکن بہر حال محدود۔ ایشور روح اور مادہ کو جوڑ کر کارخانۂ عالم چلا رہا ہے۔ اور ایک وقت آتا ہے۔ کہ سب روحیں نجات یافتہ بن جاتی ہیں۔ اور کارخانۂ عالم بند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ویدک عقیدہ کی رو سے ایشور میں کسی نئی روح یا چھوٹے سے چھوٹے ذرہ کے پیدا کرنے کی شکتی موجود نہیں ہے۔ ہاں وہ کہتے ہیں۔ کہ دنیا کو چلانے کے لئے ایشور پھر انہیں ارواح کو مختلف جونوں میں ڈالتا رہتا ہے۔ گویا عقیدہ تناسخ کی بنیاد ایشور کے روح و مادہ کو پیدا نہ کر سکنے پر ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس عقیدہ سے اللہ تعالیٰ کی ذات میں عیب یا کمزوری ماننی پڑتی ہے وہ خود غلط ہے۔ لہذا تناسخ باطل ہے۔

(۲) اگر تناسخ درست ہو۔ تو ماننا پڑیگا کہ دنیا کی سب نعمتیں گناہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ پھل۔ پھول۔ غذائیں۔ اناج اور تمام حیوانات حتّٰی کہ عورتیں بھی ویدک عقیدہ کی رو سے گناہ کے باعث پیدا ہوتی ہیں۔ اور اگر بدیاں نہ ہوتیں۔ تو ایشور کچھ نہ کر سکتا اگر کسی انسان کے اعمال سیب حاصل کرنے کے ہیں۔ ایشور اس کو سیب نہیں دے سکتا جب تک کوئی انسان ایسی بدی نہ کرے جس کی سزا میں وہ سیب کا جنم لے۔ گویا ایشور کا سارا کارخانہ انسانوں کے گناہوں اور ان کی بدکاریوں کے طفیل چل رہا ہے۔ بھائیو! ذرا غور کرو۔ تو تمہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ عقیدہ تناسخ سراسر غلط اعتقاد ہے۔

(۳) دنیا کے مقدس رشی اور معصوم انبیاء ازروئے تاریخ عام انسانوں کی نسبت ظاہری مشکلات اور تکالیف کا زیادہ نشانہ ہوتے ہیں۔ اور انہیں تاریکی کے فرزندوں کے ہاتھوں سخت دکھ دیئے جاتے ہیں۔ عقیدۂ تناسخ کی رو سے ماننا پڑیگا۔ کہ وہ پچھلے جنم میں بہت بُرے افعال کرنے والے تھے۔ تب ہی تو ان کو یہ دکھ پہنچتے رہے۔ اگر ان کے پچھلے اعمال بُرے تھے۔ تو وہ رشی نہیں مانے جا سکتے۔ اور اگر یہ دکھ اور تکالیف ان کے بُرے اعمال کا نتیجہ نہیں۔ تو تناسخ کا خیال غلط ثابت ہؤا۔

(۴) اگر ہر نعمت اور سکھ انسان کے عمل کے بدلہ میں ہی ملتا ہے۔ تو بتلاؤ۔ یہ زمین یہ سورج چاند۔ یہ ہوا۔ یہ پانی یہ غذا وغیرہ نعمتیں کس کے عمل کے بدلہ میں دی گئی ہیں؟ یاد رہے۔ کہ انسان کی زندگی اور بقار کا انحصار ان چیزوں پر ہے۔ اور انسان کوئی عمل بجا نہیں لا سکتا۔ جب تک پہلے یہ چیزیں موجود نہ ہوں۔ اس لئے ان کو کسی کے اعمال کا بدلہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور جب احسان بلا عمل ثابت ہو جائے۔ تو آرین تناسخ باطل ثابت ہو جاتا ہے۔

(۵) ایشور سے دعا کرنا انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے انسان دکھ سے نجات اور سکھ کا حصول چاہتا ہے۔ اگر ایشور محض ایک مشین ہے۔ جو ہمارے ہی گذشتہ اعمال کے زور سے چلتی ہے۔ تو اس سے دعا مانگنا فضول ہوگا۔ حالانکہ یہ فطرت کی آواز ہے۔ اور خود وید میں بیسیوں دعائیں موجود ہیں۔ پس دعا صحیح ہے۔ اور تناسخ کا خیال باطل ہے۔

(۶) اگر اختلاف مراتب دلیل تناسخ ہے۔ تو بتائیے۔ ایشور۔ روح اور مادہ میں جو اختلاف مراتب ہے۔ یہ بھی کسی گذشتہ جنم کا نتیجہ ہے؟ کیا ایشور کا حاکم اور روح و مادہ کا محکوم ہونا ان کے عملوں کے بدلہ میں ہے؟ اگر یہ تناسخ کا نتیجہ نہیں۔ تو اختلاف تناسخ کی دلیل نہ ٹھیرا۔

(۷) فلاں گناہ کی یہ سزا ہے۔ اور فلاں جرم کا مرتکب فلاں جون میں جائیگا۔ بتلائیے یہ قانون کس نے مقرر کیا۔ اور کیوں؟ ایشور کا کیا حق ہے۔ کہ روح اور مادہ پر حالانکہ اس نے ان کو پیدا نہیں کیا اس حد تک جبری حکومت کرے۔ اگر کہو۔ کہ ایشور نے یہ قانون روح کے مشورہ سے تجویز کیا ہے تو میں پوچھتا ہوں۔ کہ اگر آج سب ارواح اس قانون کو بدلنے پر آمادہ ہو جائیں۔ تو ایشور کیا کر سکتا ہے؟

(۸) عقیدہ تناسخ سے ایشور پر کینہ توز اور ظالم ہونے کا اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ کینہ توز تو اس لئے کہ وہ گنہگار کی سچی توبہ اور حقیقی ندامت کے باوجود اس کا گناہ معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ حالانکہ ہر شریف انسان بسا اوقات مجرم کو اس کے معافی مانگنے پر معاف کر دیتا ہے۔ اور طرفہ یہ کہ آریہ دوست ایشور کو ماتا قرار دیتے ہیں۔ کیا کوئی ماں اپنے جگر گوشوں کے حق میں ایسی کینہ وری ہؤا کرتی ہے؟۔ ظالم ہونے کا اعتراض اس لئے پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ انسان کو سؤر کتا اور گدھا بنا کر سزا دیتا ہے۔ کیوں انسان کو انسان رکھ کر سزا نہیں دیتا؟

(۹) اگر سزا دینے کی غرض مجرم کی اصلاح ہے۔ تو یہ تناسخ کے ذریعہ سے ناممکن الحصول ہے۔ کیونکہ مجرموں کو بتایا نہیں جاتا۔ کہ تم کو فلاں جرم کے بدلے یہ دکھ دیا جا رہا ہے۔ تاکہ آئندہ وہ اس سے باز رہیں۔ پس یہ طریق سزا جہاں آئین انصاف کے خلاف ہے۔ وہاں اصلاح کے پیدا کرنے میں بھی سراسر ناکارہ ہے۔

(۱۰) اگر انسان موجودہ جنم سے پہلے کسی اور جنم میں ہوتا۔ تو اسے یاد ہونا چاہیئے تھا۔ کہ وہ گذشتہ جنم میں کون تھا۔ اس کے حالات کیا تھے۔ لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ بجز ہسٹیریا یا مرگی میں مبتلا لڑکی کے کوئی شخص اپنے گذشتہ حالات کو نہیں جانتا اور نہ جان سکتا ہے۔ اور یہ تناسخ کے باطل ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔

(۱۱) دنیا کے ابتدا میں جب ایشور نے روح اور مادہ کو مرکب کیا۔ تو کیا تمام ارواح کو انسان بنایا۔ یا انسان اور دیگر حیوانات؟ سب ارواح کے انسان بنائے جانے کا خیال عقلاً باطل ہے۔ کیونکہ اندریں صورت ان کے لئے یہ زمین ناکافی تھی اور اگر کہو۔ کہ ابتدائے ترکیب میں ایشور نے بغیر عمل کے اختلاف پیدا کر دیا۔ تو تناسخ کو باطل ماننا پڑے گا۔

(۱۲) تناسخ کے عقیدہ کی رو سے نجات پانا محال ہو جاتا ہے۔ کیونکہ آرین عقیدہ میں نجات کا پانا ویدوں کے جاننے پر موقوف ہے۔ اور بقول سوامی دیانند جی بارہ سال فی وید کے حساب سے ۳۶ یا ۴۸ سال کا عرصہ ویدوں کے پڑھنے کے لئے درکار ہے۔ اس لمبے عرصہ میں جو گناہ سرزد ہونگے ان کے بدلہ میں اس آریہ کو پھر مختلف حیوانی قالبوں میں جانا ہوگا۔ اور جب دوبارہ اسے انسان بنایا جائے گا۔ تو اسے از سر نو علم وید حاصل کرنا پڑے گا۔ گویا وہ ہمیشہ انہی چکروں میں پڑا رہے گا۔ اسکی مکتی اور نجات کا کوئی وقت نہ آئے گا۔

(۱۳) اگر تناسخ درست ہو۔ تو نہ ہندوؤں کو گائے کی عظمت کرنی جائز ہے۔ اور نہ ہی کسی بیمار۔ اپاہج اور مصیبت زدہ پر ترس کھانے کا حق ہے۔ کیونکہ ان کے عقیدہ میں گائے وہ انسان ہے۔ جس نے برہمن کو قتل کیا تھا۔ (منوسمرتی) اور دیگر امراض میں مبتلا، اپنے اعمال بد کا نتیجہ بھگت رہے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ نظریہ انسانی تمدن کو تباہ کرنے والا ہے۔

(۱۴) تناسخ کا وہم علم طب کو بھی بیکار بتاتا ہے۔ کیونکہ علاج بے فائدہ ہے۔ جو پچھلے جنم کے اعمال تھے۔ ان کے مطابق ہی ہوگا۔ دوا کا استعمال محض بے اثر ہوگا۔ نہ صرف علم طب کو باطل ماننا پڑیگا۔ بلکہ سوراج کے مطالبہ کو بھی ہاتھ دھونے پڑینگے۔ کیونکہ جب تک انگریزوں کے گذشتہ جنم کے اعمال حکومت کرنے کے اور ہندوستانیوں کے محکوم رہنے کے باقی ہیں۔ تب تک ہر کوشش رائیگاں جائیگی۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ علم طب نفع بخش علم ہے۔ اور ملکی آزادی کی جدوجہد مثمر ہے۔ لہذا تناسخ باطل ہے۔

(۱۵) حقیقی راحت و آرام نہ مال کی کثرت اور نہ باغات و محلات کی بہتات پر منحصر ہے۔ بلکہ حقیقی سکھ دل کے اطمینان کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ بیسیوں دولتمند زندگی بھر

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی مختصر روئداد

انگریزی روزنامہ "پیپل" میں

لاہور کے انگریزی روزنامہ "پیپل" نے ۴ رجنوری کے پرچہ میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ۱۹۳۶ء کی جو روئداد شائع کی ہے۔ اس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

کرسمس کے ایام میں قادیان میں جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع ہوا۔ جماعت احمدیہ کا یہ جلسہ جس کی ابتداء آج سے چالیس سال پیشتر چند سو آدمیوں کے ایک حقیر سے مجمع سے ہوئی تھی۔ اب بہت بڑی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ جس کا اندازہ انسانی سروں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو گیلریوں میں اور زمین اور سٹیج پر نظر آتے ہیں۔ ہر سال جلسہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد پہلے سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور ہر سال منتظمین جلسہ کو پنڈال وسیع کرنا پڑتا ہے۔ ان ایام میں قادیان گویا ایک بہت بڑے مہمانخانہ کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ بازار اور گذرگاہیں گذرنے والوں سے اٹی نظر آتی ہیں۔ اس سال بھی گذشتہ سالوں کی طرح بڑا بازار مستورات کے گذرنے کے لئے مخصوص تھا۔

نیشنل لیگ کور کے والنٹیرز ٹریفک کے کنٹرول اور حسب ضرورت فرسٹ ایڈ مہیا کرنے کے لئے مقررہ مقامات پر متعین تھے۔ شہر کے مرکز میں ایک محفوظ جگہ میں مستورات کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ ان کے جلسہ کا پروگرام عورتوں کی ترقی اور بہبود کے تمام پہلوؤں پر مشتمل تھا۔

مردوں کے جلسہ کے لئے پنڈال ایک کھلے میدان میں تعمیر کیا گیا۔ جلسہ کے دوسرے روز حاضرین کی تعداد انتہائی درجہ کو پہنچ گئی۔ جلسہ کا افتتاح حسب معمول امام جماعت احمدیہ نے ایک مختصر سی تقریر اور لمبی دعا سے کیا۔

جلسہ کے دوسرے روز امام جماعت احمدیہ نے تین سالہ سکیم کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی ترقیات پر تبصرہ فرمایا۔ اور اس سکیم کے طاقت بخش اثرات اسکی حیات افروز تعمیری صلاحیتوں۔ اخلاقی فوائد اسکی قوت انجذاب اور اتحاد و تعاون کی حقیقی روح کے قیام کی طاقت پر تفصیلی بحث فرمائی۔

آپ نے پُر اشتیاق سامعین کو بتایا۔ کہ میں مدت سے اس بات کو محسوس کر رہا تھا کہ تمام عالم کی صورت حالات بہت بڑی تعمیری سرگرمیوں کی متقاضی ہے۔ چنانچہ آپ نے ایک جامع سکیم تیار کر رکھی تھی۔ جس کی بڑی شقوں میں سے ایک شق اقتصادی ترقی بھی تھی۔ اور آپ بیکاری اور دوسری اقتصادی خرابیوں کے خلاف مہم قائم کرنے کے لئے صرف وقت کا انتظار کر رہے تھے۔

آپ نے جماعت کے لوگوں کو ہدایت کی۔ کہ وہ سرکاری ملازمتوں کی تلاش کے فضول شغل کو ترک کر دیں۔ آپ نے فرمایا۔ اس سہ سالہ سکیم کے جو دو سال ہوئے جاری کی گئی تھی کئی ایک مقاصد ہیں۔ اول یہ کہ جماعت کی اقتصادی ترقی کے ذرائع فراہم کر کے انہیں محفوظ کیا جائے۔ اور انہیں مفید اور نفع بخش کاموں پر صرف کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ صنعتی اقدامات کو ایک جگہ جمع کر کے ان کا آپس میں تعلق قائم کیا جائے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ ماہرین فن کی رہنمائی کے فقدان کے باعث ان کا آپس میں تصادم ہو جائے۔ اور یہ کوشش محض بیکار ثابت ہو۔

تیسرے تعلیم یافتہ نوجوانوں میں جماعت کے لئے قربانی کرنے کی روح پیدا کی جائے۔ چوتھے انہیں کام کرنے اور بیکار نہ رہنے کی اہمیت بتائی جائے۔ پانچویں قادیان کی صنعتی صلاحیتوں اور قوتوں سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اور چھٹے اس سکیم کے امتحانی عرصہ کے اختتام کے بعد دوسرے اہم مراکز میں بھی توسیع کی جائے۔ آپ نے بیان فرمایا۔ کہ قادیان میں یہ تجربات بہت بڑی کامیابی کا باعث ہوئے ہیں۔ آہنگری۔ نجاری اور بوٹ سازی کے سکولوں اور انکی ورکشاپس اور شعبہ ہائے فروخت کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

آپ کا ارادہ ہے۔ کہ مزید ٹیکنیکل ماہرین کی خدمات حاصل کر کے ان کے دائرہ کو وسیع کیا جائے۔

آپ نے امانت فنڈ پر خاص طور پر زور دیا۔ اور فرمایا۔ امانت فنڈ صنعتی اور تبلیغی سکیموں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ آپ نے تمام اشخاص کو خواہ وہ امیر ہوں یا غریب ہدایت فرمائی۔ کہ وہ حسب استطاعت اس میں حصہ لیں اور یقین دلایا۔ کہ اگر امانت فنڈ پانچ چھ لاکھ روپیہ تک پہنچ جائے۔ تو وہ قادیان میں وسیع پیمانہ پر رفاہ عامہ کے کام جاری کر کے بے کاری کو دور کر سکیں گے۔

آپ نے ان نئے تبلیغی مراکز کے ذکر کے ضمن میں فرمایا۔ کہ مغرب میں ارجنٹائن ہسپانیہ۔ یونان۔ ہنگری۔ البانیہ اور اٹلی میں اور مشرق اقصٰی میں چین اور جاپان میں نئے تبلیغی مشن قائم کئے گئے ہیں۔ آپ نے جماعت کے نوجوانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اور دوسرے ممالک کے مراکز میں جہاں وہ عنقریب مشن قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تبلیغی کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ آپ کی یہ تقریر چار گھنٹہ تک جاری رہی۔

جلسہ کے تیسرے روز پنڈال میں تل دھرنے کی بھی جگہ نہ تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تشریف آوری پر اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے گئے۔ حسب سابق آپ نے اس روز ایک دینی موضوع پر لمبی تقریر فرمائی۔ آپ کی اس تقریر کا موضوع "فضائل القرآن" تھا۔ آپ نے بیان فرمایا۔ کہ آپ دوسری مذہبی کتابوں پر قرآن کریم کی فضیلت کے ثبوت میں تین سو دلائل دے سکتے ہیں۔ تقریر پانچ گھنٹہ تک جاری رہی۔

آپ کی تمام تقریر حیات افروز پُرلطف اور پُر حکمت امثلہ سے مزین تھی۔ جن سے طویل نشست کی تکان دور ہو جاتی تھی۔ آپ کی تقریر کی ابتداء اور اس کا اختتام ایک لمبی دعا پر ہوتا تھا۔ اور یہ بات ظاہر کرتی ہے۔ کہ آپ دنیاوی ذرائع پر بھروسہ نہیں رکھتے۔ بلکہ صرف خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

بعض اور مقررین نے بھی تقریریں کیں۔ لیکن وہ حضرت امام جماعت کی پُر تنویر فصاحت کے سامنے ہیچ تھیں۔۔۔

ملک برکت علی کی قلابازیاں

یادش بخیر ملک برکت علی صاحب آج کل اپنے آپ کو دو میدانوں کے مجاہد ظاہر کر رہے ہیں۔ ایک میدان قادیانیت۔ دوسرا میدان شہید گنج "آنکھوں دیکھی نہیں سنی سنائی کہتے ہیں۔ کہ ملک برکت علی صاحب آج سے کوئی دو مہینے قبل کسی بڑے قادیانی سے ملے اور ارشاد فرمانے لگے بھئی اپنے حضرت صاحب سے کہہ کر احمدیوں کے ووٹ تو ہمیں دلواؤ۔" "قادیانی نے جواب دیا۔ ملک صاحب مسلم لیگ بورڈ نے تو اپنے مسلک و منشور میں قادیانیوں کی بیخ کنی کو بھی شامل کر رکھا ہے جب تک یہ چیز موجود ہے۔ میں حضرت صاحب کی خدمت میں آپ کے لئے کیا عرض کر سکتا ہوں۔" ملک صاحب فرمانے لگے۔ "بھائی کیا بتائیں یہ کمبخت احراری چار دن کے لئے ہماری جماعت میں شامل ہو گئے تھے۔ وہ اپنا ایک مکروہ "ترکہ" چھوڑ گئے ہیں۔ ورنہ تم مجھے تو جانتے ہی ہو۔ میں ان مذہبی جھگڑوں سے ہمیشہ بالاتر رہا ہوں" اس پر قادیانی نے پھر یہی جواب دیا کہ "جب تک لیگ بورڈ کے مسلک میں ہماری مخالفت کی دفعہ شامل ہے۔ آپ ہم سے تائید کی توقع ہی کیونکر کر سکتے ہیں۔"

ملک صاحب نے اپنی تقریروں میں قادیانیوں کے خلاف جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ اس "مایوسی" اور "ناکامی سعی" کے بعد فرمایا ہے۔ اس سے پیشتر آپ کافی احتیاط فرماتے رہے ہیں۔

(انقلاب)

اعلان نکاح

شیخ صالح محمد صاحب احمدی ولد شیخ فتح محمد صاحب کا نکاح بعوض مبلغ ۴ ہزار روپیہ مہر ہمشیرہ سعیدہ صالحہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر نذیر حسین صاحب قادیان سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ۵ جنوری بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا احباب دعا فرمائیں جانبین کیلئے بابرکت ہو جائیں۔ رحمت اللہ

غلط نام کی اصلاح

میری بیعت ۷ار جون ۱۹۳۴ء میں نمبر شمار ۱۱۳۰۰ پر بجائے اصل نام محمد عمر خان کے غلطی سے محمد عمر خان شائع ہو گیا ہے۔ جس کی صحت اس وقت میں نہیں کرا سکا۔ اب بعض مناسب اور ضروری امور کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی صحت کرانا چاہتا ہوں۔ احباب مطلع رہیں۔

خاکسار
محمد عمر خان احمدی
عرائض نویس
مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ

ایک اعلان نکاح کے متعلق ضروری توضیح

۳ جنوری کے الفضل میں اعلانات نکاح کی ذیل میں پہلا اعلان میاں مظفر الدین صاحب کی لڑکیوں کے متعلق ہے لیکن اس میں مہر کا ذکر رہ گیا ہے۔ جمیلہ خانم و فضیلہ خانم کا نکاح ۔۔

چوہدری حسین علی کیخلاف گیارہ ہزار روپیہ کا دعوے

رائے بہادر لالہ رامسرنداس صاحب مدعی کا عدالت میں بیان

لاہور ۵ جنوری - رائے بہادر لالہ رام سرن داس ممبر کونسل آف سٹیٹ کی طرف سے گیارہ ہزار روپیہ ہرجانہ کا دائر کردہ دیوانی دعوے برخلاف خان صاحب چوہدری حسین علی مجسٹریٹ درجہ اوّل اور شیخ صالح محمد سب انسپکٹر پولیس سماعت کیلئے مسٹر بھاٹیہ سب جج کی عدالت میں پیش ہوا - آج رائے بہادر کا بیان قلمبند کیا جانا تھا - اس لئے عدالت وکلا اور مقدمہ سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب سے بھری ہوئی تھی ۔

رائے بہادر رامسرنداس کا بیان

رائے بہادر لالہ رام سرن داس نے بیان کیا - کہ مجھے گورنمنٹ کی طرف سے رائے بہادر کا خطاب ملا ہوا ہے ۔ اور میری خدمات کے عوض میں مجھے بہت سے سنہری تمغہ جات دیئے گئے ہیں ۔ میں نے ۱۹۰۱ء اور ۱۹۱۱ء میں دہلی میں دو نو دربار میں شمولیت کی ہے ۔ وہاں ہز مجسٹی کی طرف سے مجھے بھی تمغہ جات عطا کئے گئے ۔ اب ۱۹۲۰ء سے کونسل آف سٹیٹ کا ممبر ہوں - اور دوبارہ گذشتہ ماہ میں بلا مقابلہ ممبر کونسل آف سٹیٹ منتخب ہو گیا ہوں ۔ میں میلا رام بلڈنگ کا مالک ہوں - اور سنٹرل بنک آف انڈیا - ریزرو بنک آف انڈیا - لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی سن لائٹ انشورنس کمپنی - نیو انڈیا انشورنس کمپنی - ستلج کاٹن ملز اور دیگر نامور کمپنیوں سے میرے تعلقات ہیں ۔

مزید کہا - کہ میرا لڑکا رائیصاحب گوپال داس میری کار کو چلایا کرتا تھا کئی سال پہلے میں کار چلاتا رہا - لیکن کچھ عرصہ سے کار چلانی چھوڑ دی ہے - میں نے نتھو رام کو بطور ڈرائیور ملازم رکھا ہوا ہے - ۱۴ مارچ ۱۹۳۶ء کو میرا لڑکا موٹر کار چلاتا ہوا بٹالہ کے علاقہ سے گذرا - شیخ صالح محمد سب انسپکٹر پولیس نے اس کا چالان موٹر ایکٹ کے ماتحت بلا لائیسنس موٹر چلانے کے الزام میں کر دیا - اور مقدمہ خانصاحب چوہدری حسین علی مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت میں پیش ہوا - میری طبیعت پہلے ہی سے کچھ خراب تھی - اس واقعہ کی خبر سن کر مجھے بہت صدمہ پہنچا - اس لئے میں نے اپنے منشی کو بٹالہ میں بھیجا کہ وہ عدالت سے جا کر کہے - کہ میں وہاں موجود نہیں تھا ۔ اگر کوئی کاروائی کرنی ہو ۔ تو ڈرائیور کے خلاف کیجائے مجھے اطلاع ملی - کہ میرا عدالت میں حاضر ہونا ضروری ہے ۔ اور میرے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے ہیں ۔ سرسری شہادت کے بعد عدالت نے میرے ڈرائیور کو بری کر دیا ۔

اس کے بعد مجھے یہ خبر چند اخباروں میں پڑھ کر ازحد پریشانی ہوئی - اخبارات میں یہ سرخی نکلی - کہ رائے بہادر رام سرن داس کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو گئے ۔ اس کے متعلق میں نے اپنے مشیر قانونی لالہ بھگت رام پوری سے مشورہ کیا - اس نے مجھے نصیحت کی - کہ عدالت سے ڈرائیور کے بری کئے جانے کے حکم کے ریمارکس حاصل کئے جائیں - اسی طرح رائے بہادر بدری داس اور لالہ جگن ناتھ اگروال سے مشورہ کیا اور انہیں فیس ادا کی گئی - گواہ نے مزید کہا - کہ اس سلسلہ میں مجھے تمام ملک سے اور خاص کر انگلینڈ کے دوستوں سے ہمدردی کے خطوط وصول ہوئے ۔

مجسٹریٹ کی قیاس آرائیاں منظور کیجائیں

گواہ نے مزید کہا - کہ مسٹر رتن چند چاولہ نے مجھے بتلایا کہ مجسٹریٹ صاحب میری رہائی کا حکم صادر کرنے سے پہلے قیاس آرائیاں چاہتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں ۔ کہ ان کے خلاف ہرجانہ کا دیوانی دعویٰ یا فوجداری دعویٰ نہ چلایا جاوے - لیکن میں نے اپنے وکیل کو اختیار دے دیا - کہ وہ اس قسم کا یقین نہ دلائیں ۔

میرے وکیل نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست انتقال مقدمہ بھی دی - اور اسی اثنا میں میں نے مقدمہ کے متعلق سنیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور سے ذکر بھی کیا - لیکن پیشتر اس کے کہ وہ کوئی کاروائی کریں - ان کا تبادلہ ہو گیا - مقدمہ کی سماعت کے بعد عدالت نے مجھے بری کر دیا

گورنمنٹ نے فوجداری مقدمہ کی اجازت نہ دی

گواہ نے سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا - کہ میرے مشیر قانونی نے مجھے مشورہ دیا - کہ میں گورنمنٹ سے مقدمہ چلانے کی اجازت مانگوں - لیکن گورنمنٹ نے مجھے ان کے خلاف فوجداری مقدمہ چلانے کی اجازت نہ دی - بعد ازاں میں نے مدعا علیہم پر برائے ادا کرنے ہرجانہ نوٹس جاری کئے ۔

گیارہ ہزار روپیہ کا نقصان

گواہ نے مزید کہا - کہ چند وکلا کا مشورہ حاصل کرنے اور اپنے وکیلوں کی فیس ادا کرنے میں میرا ایک ہزار روپیہ سے زائد خرچ ہوا - علاوہ ازیں مقدمہ کی سماعت کے دوران میں میرا کام بند رہنے کی وجہ سے میرا دس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا - اور مجھے بینکروں - تجارت پیشہ اصحاب ڈائریکٹروں اور سرکاری افسران کی نظروں میں گرانے کی کوشش کی گئی - اور میرے وقار کو بہت نقصان پہنچا -

اس کے بعد مدعا علیہم کے وکیل رائے بہادر پنڈت جوالا پرشاد نے گواہ پر جرح کی اور مقدمہ ملتوی ہوا ۔

زمین دوز قلعہ بندیاں

لنڈن ۳ جنوری - سویٹ روس پونے دو ہزار میل سے زیادہ لمبے رقبہ میں ایسی زمین دوز قلعہ بندیاں بنا دے گا - کہ وہ جرمنی یا جاپان کے حملہ سے اپنی مشرقی اور مغربی سرحدوں کو بچا سکے - ان قلعہ بندیوں میں تیس لاکھ کے قریب سپاہی بڑے آرام سے رہ سکیں گے - اور اسے ختم کرنے میں پانچ سال لگیں گے - اس کام کی تکمیل میں دس لاکھ سے زائد کاریگر مصروف رہینگے مشین گنوں اور بھاری توپخانوں کی مدد سے یہ وسیع فوج اپنی لمبی سرحد کو محفوظ بنا سکے گی -

ایڈورڈ ہشتم اور مسز سمپسن کے تعلقات

لنڈن ۴ جنوری شاہ ایڈورڈ اور مسز سمپسن کے عشق کا فسانہ نیا نہیں ہے - بلکہ اس کے متعلق جو تازہ انکشافات ہوئے ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں - کہ اُن کے نکاح کا چرچا تین سال پہلے بھی شروع ہوا تھا ۔

مسز سمپسن کے رشتہ داروں نے ایک اخباری نمائندہ کو بتایا - کہ شاہ ایڈورڈ جب شہزادہ ویلز تھے - انہوں نے اپنے باپ آنجہانی شاہ جارج پنجم سے ۱۹۳۳ء میں مسز سمپسن سے شادی کرنے کی اجازت مانگی تھی - اجازت مانگنے پر شہنشاہ جارج پنجم نے نہ صرف اپنی رضامندی کا اظہار کرنے سے انکار کر دیا تھا - بلکہ منع بھی کر دیا تھا - کہ وہ دوبارہ اس معاملہ کا مطلقاً کبھی ذکر تک نہ کریں

مسز سمپسن کے رشتہ دار بیان کرتے ہیں - کہ اسوقت سے ہی مسز موصوف کو یہ خیال ہو گیا تھا - کہ میں کبھی نہ کبھی شاہ ایڈورڈ کی بیوی بنونگی مسز موصوفہ ۱۹۳۳ء میں ہی اپنے خاوند کو طلاق دینے کیلئے تیار تھی - لیکن شہنشاہ جارج کی **

** ڈانٹ نے سب دو کی تجاویز کو تبدیل کر دیا - حالانکہ یہ امر واقعہ ہے - کہ مسٹر ارنسٹ سمپسن محض ایک اشارہ پر ہی اپنی عورت کو طلاق دینے پر آمادہ ہو سکتا تھا ۔

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ اسلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہنگری کے ایک مشہور پروفیسر سے گفتگو

(از چوہدری حاجی احمد خاں صاحب ایاز بی۔ اے ایل ایل بی انچارج احمدیہ مشن بوڈاپسٹ)

بوڈاپسٹ کے ایک نامی پروفیسر اور عیسائیت کی بڑی بڑی کتب کے مصنف Dr. Szimmedasz. نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام Jesus Elete ہے۔ جرمنی اور ہنگری میں انہوں نے اسی موضوع پر سینکڑوں لیکچر بھی دئے ہیں۔ پچھلے دنوں ان کے ایک لیکچر پر سوال و جواب کے سلسلہ میں خاکسار نے انہیں اور جملہ ممبران سوسائٹی پر واضح کر دیا تھا۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں مدفون ہیں۔ اب پھر ان کا لیکچر Cultured Friends Society میں ۲۵ر نومبر کو Sources of the life of Jesus پر مقرر تھا۔ حاضرین کی تعداد اسّی نوّے کے قریب تھی۔ پریذیڈنٹ نے اعلان کر دیا۔ کہ لیکچر کے بعد مزید ار تبادلۂ خیالات ہوگا۔

پروفیسر صاحب نے اپنے لیکچر میں پانچ باتیں بیان کیں (۱) چونکہ بعض باتیں انسانی دماغ سے بالا ہیں۔ لہذا ان کی تحقیق نہیں ہو سکتی۔ (۲) یسوع مسیح کی زندگی پر پچاس ہزار کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ اور ایک جرمن پروفیسر نے اپنی عمر کے ۲۰ سال صرف ایسی کتب کے مطالعہ میں صرف کئے۔ پھر بھی کسی خاص نتیجہ پر نہیں پہنچا۔ (۳) یسوع کی زندگی کے ماخذ انجیلیں اور پولوس کے خطوط ہیں۔ (۴) پولوس جو یسوعؑ کے ۲۰ سال بعد ظاہر ہوا وہ لکھتا ہے کہ میں نے یسوع مسیح کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا مگر انجیلیں جو واقعہ صلیب کے ستر سال بعد سے لیکر دو سو سال بعد کے عرصہ میں لکھی گئیں۔ ان کے لکھنے والے کہتے ہیں۔ کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے مسیح کو دیکھا۔ (۵) تمام انجیلوں کے مطالعہ و مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دراصل ایک صحیح انجیل تھی۔ جواب دنیا میں نایاب ہے اور اس انجیل سے مارک کی انجیل زیادہ مطابقت رکھتی ہے۔ اور مارکس کی انجیل سے ماتھیو اور لوقا کی اناجیل مرتب کی گئیں۔ اور ان تینوں سے یوحنا کی انجیل تیار ہوئی۔ اسی طرح اور بھی دو سو کے قریب نوشتے تیار ہوئے۔ اور ان سب میں تین بڑے اختلاف پائے جاتے ہیں۔

(الف) آیا یسوع مریم کا بیٹا تھا یا اس کے خاوند یوسف کا؟ کیونکہ جب انجیلوں والے یسوع کے آباؤ اجداد کا صاف صاف ذکر کرتے ہیں۔ کہ فلاں بیٹا فلاں کا تو آخر میں آکر کہہ دیتے ہیں کہ یسوع بیٹا مریم کا جس کا خاوند یوسف تھا۔ گویا یہاں گول مول بات ہے۔ جس کے راز کا ہمیں علم نہیں۔ (ب) گنہگار عورت کو پتھر مارنے کے قصہ میں بھی اختلاف ہے (ج) مارکس کی انجیل کہتی ہے۔ کہ حواری ڈر گئے تھے۔ ان کو یسوع کی دوبارہ زندگی میں شبہ ہوا۔ باقی اناجیل کے آخری باب اس بارہ میں اس قدر اختلاف رکھتے ہیں۔ کہ ہم کسی بات پر بھی اعتبار نہیں کر سکتے

اسکے بعد مکالمہ شروع ہوا۔ پروفیسر صاحب کو دس دس منٹ کا وقت دیا گیا۔ اور مجھے پندرہ پندرہ منٹ۔ کیونکہ پروفیسر صاحب کی جوابی تقریر کا ترجمہ انگریزی میں مجھے اسی وقت میں سننا ہوتا تھا۔ اور پھر میرے سوالات یا تقریر کا ترجمہ انگریزی سے ہنگری زبان میں کر کے سنایا جاتا تھا۔ چنانچہ میڈیکل ڈاکٹر Weil Arnold جو بیماری کے ایام میں میرا علاج کرتے رہے۔ اور احمدیہ عقیدہ متعلقہ وفات عیسیٰ علیہ السلام کے دلائل مجھ سے سن چکے تھے وہ میرے ترجمان مقرر ہوئے۔ تین تین تقریریں ہوئیں جو مختصراً یہ ہیں:۔

ایاز - اندھیرا بھی ہو اور جان بوجھ کر آنکھیں بھی بند کر لی جائیں۔ اور سیدھے سادے عقائد کے رستہ کو چھوڑ کر گمراہی کے خاردار جنگل میں جگر کاٹنے کی ٹھان لی جائے تو واقعی ۲۰ سال کیا۔ ۲۰ منٹ میں پچاس ہزار کانٹے چبھوئے جا سکتے ہیں۔ اور اگر کئی درختوں سے ماتھا پھوڑنے کے بعد آنکھیں مجبوراً یا خود بخود کھل جائیں اور جان بوجھ کر آنکھیں بند کرنے کی غلطی کا احساس نہ کیا جائے تو ایسے واقعہ کے بعد بھی کہا جائیگا۔ کہ بڑی کوشش کی۔ مگر کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ یہی حال جرمنی یا دیگر یورپ کے پروفیسروں کا ہے۔ اسوقت میرے ہاتھ میں جو کتاب ہے اس کا نام Die Ohnmacht Theorie ہے۔ یہ کتاب جرمنی زبان میں برلن میں ۱۵ ر اکتوبر ۱۹۲۵ء میں طبع ہو کر شائع ہوئی۔ اس کے مصنف ایک مشہور عالم A. R. DARD ایم۔ اے ایم۔ آر۔ اے۔ ایس ہیں۔ جو لنڈن کے رسالہ Review of Religions کے ایڈیٹر بھی ہیں۔ انہوں نے کمال صراحت سے تاریخی اور بائیبل کے حوالوں سے مسیح علیہ السلام کا واقعہ صلیب سے بچ کر فارس افغانستان اور کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ نیز اس کتاب میں جو عیسیٰ علیہ السلام کی قبر واقعہ سرینگر کا فوٹو ہے۔ بالکل وہی فوٹو آج کے معزز لیکچرار کی مشہور کتاب Budhism and Islam کے صفحہ ۲۴۹ پر موجود ہے۔ اور لطف یہ کہ اسی صفحہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی فوٹو ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں سینکڑوں تاریخی شہادتوں سے ثابت کیا ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے بچ گئے۔ سفر کیا اور سرینگر میں وفات پا کر مدفون ہوئے۔ آج اگر یورپ اس طرف توجہ کرے تو وہ محسوس کرے گا۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ کی اس تحقیق نے دنیا پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ آج میں انہیں دلائل کو پھر انعامی چیلنج کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ کوئی ہے۔ جو تردید کر دکھائے؟ (یہ آخری فقرہ میں نے ہنگری زبان میں کہا۔)

عیسائی پروفیسر :- جوابی تقریر کیلئے جب کھڑا ہوا۔ تو چپ چاپ کھڑا رہا۔ اس پر بعض عورتوں نے کہنا شروع کر دیا۔ کیا ایاز خاں نے جادو کر دیا ہے۔ ہندوستانیوں کو جادو آتا ہے۔)

پریذیڈنٹ سوسائٹی :- (مسٹر George Block جو یہودی ہیں۔ اور سوسائٹی کے پریذیڈنٹ ہیں وہ عیسائی مناظر کی چپ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کھڑے ہو کر کہنے لگے)۔ احباب آج یورپ میں صبح کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ عیسائی ہمیشہ یہودیوں سے اس لئے نفرت کرتے رہے۔ کہ یہودیوں نے ان کے یسوع کو صلیب پر لٹکا کر مار دیا۔ مگر اب جبکہ مسٹر ایاز ثابت کر رہے ہیں۔ کہ وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ مشرق کا سفر کرنے کے بعد طبعی موت سے فوت ہوئے تو مجھے تو یہ سنکر بہت ہی خوشی ہوئی ہے۔ اور حاضرین کو میں مبارکباد دیتا ہوں۔ (سب نے تالیاں بجائیں)

عیسائی پروفیسر :- (پندرہ بیس کتابوں کے نام لیتے ہوئے) ایاز خاں نے صرف دو کتابوں کو پیش کیا ہے۔ اور باقی ہزاروں کتابوں کو بغیر پڑھے سنے کے رد کر دیا ہے حالانکہ یوروپین فلاسفی نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ یسوع کے بعض حالات کا پتہ لگانا ناممکن ہے۔ کیونکہ وہ عام انسان نہ تھا۔ ایاز خاں پہلے ان کتابوں کو پڑھے۔ جو ہنگری۔ جرمن اور اطالیہ وغیرہ زبانوں میں موجود ہیں۔ پھر اپنی رائے قائم کرے۔

ایاز :- تاریخی لحاظ سے میرے نزدیک باقی عام لوگوں کی کتابوں سے انجیل زیادہ مستند ہے۔ اور انجیل (لوقا باب ۲۴ آیت ۵) میں لکھا ہے۔ کہ جب حواری یسوع کی تلاش میں قبر کی طرف گئے۔ تو سپاہیوں نے کہا "تم زندوں کی تلاش مردوں میں کیوں کرتے ہو"۔ اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود جا کر حواریوں سے ملے تو حواریوں نے پہلے ان کو نہ پہچانا اور صرف روح خیال کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔

تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیوں تمہارے دلوں میں شبہات اٹھتے ہیں دیکھو میرے ہاتھ اور دیکھو میرے (زخمی) پاؤں میں وہی ہوں۔ مجھے پکڑ کر ہلا کر دیکھ لو کہ میں ہڈیوں اور گوشت کا بنا ہوا ہوں اور روح میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے ہاتھ دکھائے اور جب انہیں پھر بھی یقین نہ آیا تو آپ نے فرمایا اچھا لاؤ کچھ گوشت تاکہ میں کھا کر تمہیں دکھاؤں۔ انہوں نے مچھلی اور شہد کا ٹکڑا دیا جو آپ نے کھایا (لوقا باب ۲۴ آیت ۳۸-۴۳) "اور یسوع نے ان سے کہا آؤ مل کر کھانا کھائیں اور پھر کسی حواری کو یہ پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی کہ تم کون ہو کیونکہ وہ پہچان چکے تھے یہ وہی ان کا آقا ہے۔ (یوحنا باب ۲۱ آیت ۱۲) اب انجیل کا یہ بیان ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود مسیح موعود کے رنگ میں آکر سیر و سیاحت کے عقلی و نقلی دلائل "مسیح ہندوستان میں" جمع کر دیئے ہیں۔ اب میں مسیح ناصری اور مسیح موعود کی باتوں کو مانوں یا یورپ کے فلاسفروں کی اٹکل پچو باتوں کو؟ یورپ کے فلاسفروں کو تو اتنا بھی پتہ نہیں کہ یسوع خدا تھا یا انسان اور مجھے اچھی طرح علم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ایک برگزیدہ نبی تھا۔ پھر یورپ کے فلاسفروں کو تو اتنا بھی پتہ نہیں کہ یسوع کب فوت ہوئے لیکن مجھے معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ستائیس تاریخ ماہ رمضان کی رات کو وفات پا گئے اور انہوں نے ۱۲۰ سال کی عمر پائی۔ اب یورپ کے فلاسفر جو خود اندھے ہیں ان سے میں کیا یہ کہوں کہ اے

اندھو مجھے راستہ بتاؤ؟ روشنی تو حضرت مسیح ؑ کے قول کے مطابق ہمیشہ مشرق سے اگر مغرب میں چمکتی ہے۔ اور اب بھی انشاء اللہ اندھیروں کو قادیان میں نازل ہونے والا نور دور کریگا۔ اگر یسوع کے آپ زیادہ حالات جانتے ہیں تو بتائیں آپ نے کیا فائدہ اٹھایا ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی بخوبی معلوم ہیں اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نمونہ سمجھ کر جو کام آپ نے کئے۔ ہم بھی ان کی تقلید کرتے ہیں۔ مگر

یورپ کے فلاسفروں نے یہ بات معلوم کر کے کہ یسوع پھانسی پر لٹکایا گیا اور دنیا کے گناہوں کو اپنے اوپر لیکر لعنتی ہوا اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ کیا آج تک یورپ کا کوئی حقیقی عیسائی فلاسفر یسوع کے نقش قدم پر چلا ہے اگر نہیں تو پھر مجھے کیا ضرورت کہ ایسے بے عمل لوگوں کی کتابوں کے مطالعہ میں وقت ضائع کروں

پروفیسر۔ میرا مطلب یسوع کی زندگی کے ماخذ بیان کرنا تھا نہ کہ عیسائیت و اسلام پر مباحثہ۔ میں نے جو پانچ باتیں بیان کی ہیں

وہ بالکل درست ہیں اور ان پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا۔ ایاز:۔ میں اعتراف

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۵ جنوری معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایم۔ ایل۔ ڈارلنگ آئی سی ایس فنانشل کمشنر پنجاب کو مسٹر جی ڈی بارنا کی جگہ پنجاب یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا جائیگا۔

پیرس ۶ جنوری۔ ایک پیغام مظہر ہے کہ آج اشبیلیہ سے باغی حکومت کی طرف سے لاسلکی کے ذریعہ تمام جنگی جہازوں کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ انہیں جہاز (جو) کسی جہاز پر کسی قسم کا شبہ ہو۔ اور جہاز تلاشی دینے سے انکار کردے۔ اس پر بم باری اور گولہ باری شروع کر دی جائے۔

برلن ۵ جنوری۔ سپانوی سمندر کی جرمن بحری طاقت کے کمانڈر نے ہسپانوی حکومت کے حکام کو الٹی میٹم دیدیا ہے۔ کہ اگر وہ ۸ جنوری کی صبح کو ۸ بجے تک جہاز "پالوس" کے مسافر اور اسباب واپس نہ دیں گے۔ تو ہسپانوی جہاز کو بحق حکومت جرمنی ضبط کر لیا جائے گا۔ اور اگر اس کی مزید حرکت کی گئی۔ تو جرمنی سخت ترین اقدام کے لئے مجبور ہوگا۔

لاہور ۵ جنوری۔ آج صبح مسز سروجنی نیڈو کانگرس کی انتخابی مہم کے سلسلہ میں لاہور وارد ہوئیں۔

میڈرڈ ۵ جنوری۔ تمام رات توپوں کی گولہ باری کے بعد پانچ باغی طیاروں نے شہر پر پہنچ کر ایک عمارت پر جس میں پہلے جرمن سکول تھا۔ دو بم پھینکے جس سے باعث عمارت کے پرخچے اڑ گئے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ کتنے آدمی ہلاک ہوئے۔ لیکن اتلاف جان کا اندازہ بہت زیادہ لگایا جاتا ہے۔

راولپنڈی ۴ جنوری۔ گذشتہ شب یہاں زبردست بارش اور ژالہ باری ہوئی۔ جس سے سردی کا زور بڑھ گیا ہے۔

جبل الطارق ۵ جنوری۔ باغی جہازوں نے کل رات ایک روسی جہاز کو آبنائے جبل الطارق میں گرفتار کر لیا۔ اور اسے جزیرہ سیوٹا میں لے گئے۔ باغیوں کے ریڈیو سٹیشن سے اطلاع ملی ہے۔ کہ اس جہاز میں ۳ ہزار ۴ سو ٹن سامان جنگ تھا۔ جو اشتراکیوں کی امداد کے لئے بھیجا گیا تھا۔

نانکن ۵ جنوری۔ حال ہی میں سیانفو میں پہلا جنرل سویانگ نے بغاوت کی تھی جس کے بدلہ میں عدالت نے اسے قید کی سزا دی تھی۔ لیکن رائیٹر کا تار مظہر ہے کہ سٹیٹ کونسل نے اسے معاف کر دیا ہے۔

لنڈن ۵ جنوری۔ برطانیہ اور اطالیہ کے درمیان بحیرہ روم کے متعلق جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کا مضمون شائع ہوگیا ہے۔ اس معاہدہ میں لکھا ہے کہ انگلستان اور اطالیہ کی حکومتیں صلح و امن کے مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے بحیرہ روم کی تمام سلطنتوں کے حقوق کا احترام کرتی ہیں۔ اور اس بات کو تسلیم کرتی ہیں۔ کہ بحیرہ روم میں آمد و رفت کی آزادی برطانیہ اور اطالیہ کے لئے بے حد اہمیت رکھتی ہے۔ مزید لکھا ہے کہ اطالیہ اور انگلستان کی حکومتیں ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرنے کا وعدہ کرتی ہیں۔ اور موجودہ معاہدہ کی استواری سے جن دوستانہ تعلقات کی بنیاد قائم کی گئی ہے۔ وہ انہیں برقرار رکھنے کے لئے تمام اختلاف انگیز مسائل کو نظر انداز کر دیں گی۔

رنگون ۵ جنوری۔ آج کل ایک چار سالہ بچہ رنگون کے ڈاکٹروں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے بچے کا وزن ۸۴ پونڈ ہے اور وہ ہر روز دریائے ایراوتی کو تیر کر پار کر لیتا ہے۔ ڈاکٹر اس کا ایکس رے کے ذریعہ معائنہ کر رہے ہیں۔

استنبول ۵ جنوری فرانس نے شام میں ترکی کے متعلق جو پالیسی اختیار کی ہے اس کے خلاف ترکوں کی رائے عامہ میں سخت اشتعال پیدا ہو گیا ہے۔ ترکی اخبارات نے ترکی اور شام کی حدود پر فرانسیسی فوج کے اجتماع کو خاص اہمیت دی ہے۔ ترکوں کا خیال ہے کہ ان حدود پر ترکی اور فرانس کے درمیان جنگ شروع ہو جائے گی۔

جبل الطارق ۵ جنوری۔ کل پھر باغیوں نے ایک روسی جہاز کو جو بیلجیم کو کوئلہ دینے کے لئے جا رہا تھا۔ جبل الطارق کے نزدیک گھیر لیا۔ باغی جنگی جہاز جزیرہ سیوٹا تک اس جہاز کے ساتھ گئے۔ اور پھر اسے چھوڑ دیا۔

امرتسر ۵ جنوری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۵ آنے سے ۳ روپے ۹ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۳ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۶ آنے تک کپاس ۶ روپے ۹ آنے روئی ۱۶ روپے ۴ آنے سونا دیسی ۳۸ روپے ۱۳ آنے ۶ پائی۔ چاندی دیسی ۵۴ روپے ۴ آنے ہے۔

لنڈن ۵ جنوری۔ اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ یکم جنوری کو ایک اطالوی جہاز میں کیڈز کی بندرگاہ پر ۴ ہزار کے قریب اطالوی والنٹیر اترے۔

شنگھائی ۵ جنوری۔ شمالی چین میں جاپانیوں کے خلاف زبردست تحریک شروع ہو گئی ہے۔ جس کی غرض جاپانیوں کے خلاف اعلان جنگ کرنا ہے۔ تاکہ چین سے جاپانی تسلط کو ختم کیا جائے مانچوکو کے ایک حصہ میں بھی جاپانیوں کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے۔ نانکن میں طلبا کی طرف سے جاپانیوں کے خلاف مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔

نئی دہلی ۵ جنوری۔ گورنمنٹ کے خفیہ سرکلروں کا بعض اوقات اخبارات میں ذکر آجاتا ہے۔ اب گورنمنٹ نے ان کو بالکل خفیہ رکھنے کے لئے یہ انتظام کیا ہے کہ ہدایات جاری کی جائیں گی کہ جن اشخاص کے لئے یہ سرکلر جاری کئے گئے ہوں۔ وہ پڑھ لینے کے بعد ضائع کر دیں۔

ویٹیکن شہر ۵ جنوری۔ پاپائے روم کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ایک باضابطہ اطلاع مظہر ہے کہ بیماری نے تشویش انگیز صورت اختیار کر لی ہے۔ اور ان کے دل کی حالت ایسی ہو گئی ہے۔ جس پر مہلک دورہ پڑنے کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

ناگپور ۵ جنوری۔ رومن کیتھولک انسٹی ٹیوٹ میں کل گوروں سپاہیوں نے فساد برپا کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گوروں نے چند عورتوں کی عزت پر حملہ کرنا چاہا۔ جب انسٹی ٹیوٹ کے ایک افسر نے عورتوں کو چھڑانا چاہا تو گوروں نے اسے شدید طور پر مجروح کیا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) ایک ممبر پارلیمنٹ نے اپنے ایک بیان میں کہا۔ کہ انگلستان میں بوڑھے جج مقدمہ کی کارروائی کے دوران میں سو جاتے ہیں اور میں اس قسم کی نوے فیصدی مثالیں پیش کر سکتا ہوں۔ دارالعوام میں اس سوال کے جواب میں یہ کہا گیا تھا۔ کہ لارڈ چانسلر اس سلسلہ میں عمر کی پابندی عائد کرنے سے قاصر ہیں۔

نئی دہلی ۵ جنوری۔ برما اور جاپان کی تجارتی گفت وشنید میں جو کرسمس سے پہلے شروع ہوئی تھی۔ کوئی خاص ترقی رونما نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ سے ہندوستان اور جاپان کی تجارتی گفت وشنید بھی معرض التوا میں پڑی ہوئی ہے۔

بمبئی ۴ جنوری۔ آج ایک مشہور سرکس میں ایک حادثہ رونما ہو گیا جبکہ سرکس کے دس شیروں میں سے ایک یکایک بگڑ گیا۔ اور اس نے سدھانے والے پر حملہ کر کے اس کی گردن کو مجروح کر دیا سرکس کے باقی ملازمین نے شیر پر پانی پھینک کر اسے پنجرہ میں بند کر دیا۔ مجروح کو ہسپتال پہنچایا گیا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) سوتھبائی میں نپولین کے ان کاغذات کو ۴ لاکھ پونڈ میں فروخت کیا گیا۔ جو اس نے مہم مصر کے متعلق لکھے تھے۔ اور جن میں اس نے اپنے فوجی حکام کو خاص ہدایات دے رکھی تھیں۔

نئی دہلی ۵ جنوری ہندو خواتین کے حقوق کے متعلق مسودہ قانون پر غور کرنے کے لئے مجلس منتخبہ کا اجلاس ۲۳ جنوری

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر چھوٹی براتوں کے لئے رعائتیں

چھوٹی براتوں کے لئے مندرجہ ذیل سہولتیں بہم پہونچائی جاتی ہیں۔ جبکہ وُہ درمیانہ یا سوم درجہ میں سفر کرتی ہوئی چالیس یا چالیس کے اوپر بالغ مسافروں پر مشتمل ہوں۔ یا کم سے کم چالیس مسافروں کا واپسی کرایہ ادا کیا گیا ہو۔

(۱) ارزاں یکطرفہ یا واپسی کرایہ جات عام کرایہ جات سے ملائے جاتے ہیں۔ جبکہ سفر کا ایک حصہ ایسے سیکشن پر ہو۔ جہاں ارزاں کرایہ جات مل سکتے ہیں :۔

(۲) ارزاں واپسی ٹکٹوں کے عرصہ (جہاں کہ وُہ مل سکتے ہوں) کو پانچ یوم کی زیادہ سے زیادہ میعاد تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور اس میں ٹکٹ جاری ہونے کا دن بھی شامل ہے۔ واپسی سفر آخری دن کی نصف شب تک مکمل ہو جاتا ہے :۔

(۳) تمام برات کے لئے صرف ایک سپیشل واپسی ٹکٹ جاری کیا جاتا ہے :۔

(۴) گاڑیاں اور ڈبے خاص شرحوں پر ریزرو کئے جاتے ہیں

مزید حالات معلوم کرنیکے لئے سٹیشن ماسٹروں یا متعلقہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹوں سے درخواست کریں :۔ **ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور**

نارتھ ویسٹرن ریلوے

(۱) مندرجہ ذیل سٹیشنوں کے درمیان انکے سامنے لکھی ہوئی شرحوں کے مطابق تیسرے درجہ کے ارزاں یکطرفہ اور واپسی ٹکٹ جاری کئے گئے ہیں :۔

	ارزاں واپسی کرایہ جات	میعاد سفر
(و) لائل پور اور چنیوٹ کے درمیان	۔/۹/۔	۲ یوم
(ب) پانی پت اور سمالکھا کے درمیان	۔/۴/۔	ایک یوم
(ج) ملاں پور اور لدھیانہ کے درمیان	ارزاں یکطرفہ کرایہ ۔/۲/۔	

(۲) کماریٹی سے کنداگھاٹ تک ایک یوم کے تیسرے درجہ کے ارزاں واپسی ٹکٹوں کے سفر کی میعاد بھی دو دن تک بڑھا دی گئی ہے۔

چیف کمرشل منیجر لاہور

شیخ [illegible] قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے [illegible] شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی